

۷۸۶

شورِ مہِ نوسن کر تجھ تک میں دواں آیا  
ساتی میں ترے صدقے مے دے رمضاں آیا  
ادب غیرت کفر کی مخالفت

پاک ناموں کو نیچے گرا ناسخت کفر ہے  
ادب سے گزارش ہے کہ رسالہ کو ہر بے ادبی سے محفوظ رکھئے گا۔

# موضوع استقبال رمضان

خطاب مستطاب

امام الغیرت، مفکرِ اسلام، استاذ العلماء، صداقتِ حق کے علمبردار، شیعہ اسلام  
یادگارِ سلافت، نازش شہتاک اولیاء، مناظرِ اہلسنت، پاسبانِ دینِ مضطرب  
فضیلۃ الشیخ، شیخ الحدیث، مودبِ زمانہ

صاحب  
سنی حنفی  
قادی زینوی

## فضل احمد چشتی

وارثِ اعلیٰ حضرت  
نائبِ مہر علی  
حضرت  
علامہ مولانا  
ابو عبدالمقیت چشتی

سُندَر شرفیٹ لاہور

مکتبہ افکار اہلسنت  
Kaamilislam.weebly.com

(۱) ادب، (۲) غیرت، (۳) کفر کی مخالفت

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دواں آیا  
ساقی میں ترے صدقے نے دے رمضان آیا

پاک ناموں کو نیچے گرا ناسخت کفر ہے

ادب سے گزارش ہے کہ رسالہ کو محفوظ رکھئے گا ہر بے ادبی سے

موضوع

## استقبال رمضان

خطاب مستطاب..

امام الغیرت مفکر اسلام مودب زمانہ، فضیلۃ الشیخ شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی صاحب

مدظلہ العالی



## دعا

معاف میری خطا ہو یا مولیٰ

قلبِ شبلی عطا ہو یا مولیٰ

- (۱) جس کو دیکھوں نگاہ میں تو آئے
- (۲) حکم تیرے پہ خم ہو سر میرا
- (۳) فکر میرا ہو مجھ کو حسنِ حضور
- (۴) مرض میرا ہو لا علاج ایسا
- (۵) ذہن صافی، صفاءِ باطن ہو
- (۶) آئینہ شیخ کا میں بن جاؤں
- (۷) سینہ ہو مخزنِ معارف و سوز
- (۸) چھوڑ دو اس سے کچھ نہیں لینا
- (۹) جز خطاؤں کے پاس کچھ بھی نہیں
- (۱۰) دوست اور اقرباء فقیر کے سب
- (۱۱) دین کو دے عروج کفر زوال
- (۱۲) ہو رہائی بمعہ شوکتِ دیں
- (۱۳) صدقہ مرشد اور خاندانِ چشت
- مجھ کو ایسی فنا ہو یا مولیٰ
- مرضی میری قضا ہو یا مولیٰ
- ہر دم ایسی قضا ہو یا مولیٰ
- دید انکی دوا ہو یا مولیٰ
- نیست میری انا ہو یا مولیٰ
- موت زندگی بقا ہو یا مولیٰ
- علمِ خضریٰ عطا ہو یا مولیٰ
- حشر یوں ہی ندا ہو یا مولیٰ
- عفو کس کی جزا ہو یا مولیٰ
- عفو ان کی سزا ہو یا مولیٰ
- دین سب کی شفاء ہو یا مولیٰ
- مکران کی تباہ ہو یا مولیٰ
- مازگا جو بھی عطا ہو یا مولیٰ
- (از قلم مفکرِ اسلام)

## نعت شریف

مار مار سٹدیاں تیریاں اداواں نیں

جدوں نام لیا تیرا ثلیاں بلاواں نیں

(۱) وِردِ جنہاں کیتے نیں تیرے سوہنے نام دے

نمیوں رہے جہان تے اوہ ہور کسے کام دے

ہردم لوڑیاں تیریاں رضاواں نیں

مار مار سٹدیاں تیریاں اداواں نیں

(۲) دکھیا جہان دیا دکھاں دا علاج لے

چھڈ کے تماشے سارے اکو کام کاج لے

نامِ نبی ﷺ دے ویچے مولیٰ رکھیاں پناہواں نیں

جدوں نام لیا تیرا ثلیاں بلاواں نیں

(۳) درد تیرے عشق دا شکر اے توں مٹھا اے

اساں تے نہیں چکھیا پر چکھیاں نوں ڈٹھا اے

علاجِ نمیوں منگدے بھر دے ہو کے آتے ہاواں نیں

جدوں نام لیا تیرا ثلیاں بلاواں نیں

مار مار سٹدیاں تیریاں اداواں نیں

جدوں نام لیا تیرا ثلیاں بلاواں نیں

(از قلم مفکرِ اسلام)

## کلامِ مفکرِ اسلام

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا، دنیا فانی ساری رہنا نامِ ربِ دا

محلِ قرآنِ بناؤ، دو جگ رحمتِ پاؤ

گم ہے ایہہ ادبِ دا

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا

فرصتِ جدوں پاؤ کاغذِ پاکِ اٹھاؤ

ایس ویچہ ربِ لہدا

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا

حافی نامِ اٹھایا رب نے ولی بنایا

ایہہ کمال نہیں نسبِ دا

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا

اشتہارِ اخبارِ چھپانا گلی بازارِ ایچہ لانا

گم ہے بے ادبِ دا

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا

ایہہ نامِ جسے اٹھوایا بڑے حضرت نام ہے پایا

احسان ہے سارِ اربِ دا

اٹھاؤ نامِ ربِ داہووے کامِ سبِ دا

دنیا فانی ساری رہنا نامِ ربِ دا



## انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے ہادی و مرشد خلیفہ امام الواصلین و سند اکالمین پیر طریقت رہبر شریعت فاتح فرنگیت و نیچریت حضور سیدی و سندی خواجہ محمد شفیع چشتی المعروف بڑے حضرت صاحب مدظلہ العالی آستانہ عالیہ امام آباد شریف نزد شہزادہ پنڈت قصور روڈ پرانا کاہنہ کے نام کرتا ہوں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی نظر عنایت اور خواجگان چشت اہل بہشت کے فیض نگاہ سے روشن خیالی کے اس بے نور معاشرے میں فرنگیت کے خلاف زبانی جہاد کا بیڑہ اٹھایا اور ایمان کی شمع جلا کر بھولے بھٹکے مسافروں کو شریعت محمدی کا راستہ دکھایا اور اپنی زندہ دلی اور فیض نگاہ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں روشن خیالی اور ترقی کے نام پر اسوہ رسول اللہ ﷺ سے روگردان فیشن و فرنگی تہذیب کے پیروکار مردہ دل لوگوں کو اطاعت مصطفیٰ خیر الوری علیہ التحیۃ و الثناء کے جذبہ سے سرشار کیا اور دین محمدی ان کی زندگی کا نصب العین بنا دیا۔ آپ کی مبارک زندگی کا ایک ہی مقصد ہے کہ ایمان کی جان اور حلاوت

(۱) ادب (۲) غیرت (۳) کفر کی مخالفت مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہو جائے۔ اور در حقیقت یہی تین چیزیں اصل و بنیاد اسلام ہیں۔ اور پُر خلوص عبادات کا ڈھانچہ بغیر ان بنیادوں کے کھڑا کرنا اور ایک مسلمان سے مخلص ہونے کی امید کرنا بغیر ان اصولوں کے ہو میں مکان کھڑا کرنے کے مترادف ہے۔ آپ کی تمام عمر شریف انہیں اصولوں اور بنیادوں پر گزر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میرے مرشد گرامی کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے فیض کو عام فرمائے اور آپ سرکار کو صحت یاب فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان شریفان کو مزید برکتوں اور آپ کی نظر عنایت سے مالا مال فرمائے اور آپ سرکار کا صحیح وارث اور جانشین بنائے خصوصاً صاحبزادہ مفتی محمد رضا صدیقی چشتی صاحب کو جنہوں نے مقدس اوراق کی

خدمت کے سلسلے کو منظم فرمایا اور عالمی تنظیم تحفظ مقدس اوراق تشکیل دیکر اپنے والد بزرگوار کے اس محترم مقدس معظم مقصد (قرآن محل شریف کی تعمیر اور اوراق مقدسہ کے تحفظ میں) اضافہ اور بڑھوتری کی۔ اللہ پاک آپ کی کاوش کو قبول فرمائے اور آپ کے معاونین کی بھی۔ آمین بجاہ  
النبی الکریم الامین علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجه التحیة والتسلیم۔

## مختصر تعارف

یہ خطابِ مستطاب دنیائے اسلام کی اس عظیم ہستی کا ہے جو بلا مبالغہ مفکرِ اسلام بھی ہیں اور رازدانِ بانیِ اسلام بھی، شیرِ اسلام بھی ہیں تو مناظرِ اسلام بھی، شہنشاہِ خطابت بھی ہیں اور ماہرِ فقہت بھی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کیلئے دلائل کا انبار لگانے اور قرآن و حدیث اور فقہ و تصوف کی علمی سے علمی بحثوں کو عام اور سادہ زبان میں بیان کرنے اور سمجھانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

اندازِ بیان ایسا ہے کہ جب چمنستان و وحدت اور گلستانِ نبوت و ولایت کی بات ہو تو سحر کی ٹھنڈی شبِ نیم کی طرح ان کے پھولوں سے عطر چراتے اور محمدی پروانوں کو ان کی خوشبو سے مہکاتے ہیں اور جو نہی رخ کرتے ہیں بڑھتے ہوئے کفر و الحاد اور زندقہ کی طرف تو یہی چشمہ محمدی کا ٹھنڈا جانفزا معطر پانی ایسے سیلاب کی شکل اختیار کر جاتا ہے کہ کفر کے پر بت تک چیر کے رکھ دیتا ہے۔ جو کہ سننے والوں سے مخفی نہیں ہے۔

القابات کو جس ہستی پر ناز ہے کہ جب القابات اس علمی اور روحانی یتیمی کے زمانہ میں اپنے صحیح مصداق کے متلاشی ہوتے ہیں تو انہیں یہی ہستی نظر آتی ہے میری مراد جامع المعقول و المنقول فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی لاہوری زید مجدہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوبِ کریم رؤوف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے جوڑے مبارک کا صدقہ میرے استاد گرامی کو سلامت رکھے اور آپ سرکار کو حاسدین کے حسد اور شر سے محفوظ رکھے اور آپ کی برکات میں اضافہ فرمائے آمین ثم آمین



## محرر کی گزارش

احقر کی خوش بختی کہ مفکرِ اسلام استاد چشتی صاحب قبلہ جیسی عظیم ہستی کے خطابات کو کتابی شکل میں لانے کی خدمت کا موقع ملا۔ دیرینہ خواہش تھی مفکرِ اسلام استاد چشتی صاحب قبلہ کے خطابات کو کتابی شکل میں لانے کی۔ بارہا ارادہ کیا ایک بار استاد چشتی صاحب قبلہ سے اجازت بھی لی۔ میرے استاد گرامی صوفی منشی درویش طبع استاذ المدرسین مولانا محمد زبیر غفوری چشتی صاحب جو کہ سیالکوٹ کے اندر سالوں سے سینکڑوں کی تعداد میں حاضر خدمت ہونیوالے تشنگانِ علومِ حق کی پیاس بجھانے میں مصروف ہیں نے بھی عرض کرنے پر میرا حوصلہ بڑھایا تھا اور فرمایا کہ مفکرِ اسلام استاد چشتی صاحب کے ہی الفاظ مبارک تحریر ہونے سے نفع زیادہ ہوگا کہ جن کی بات ہو انہیں کے الفاظ و لہجہ میں اثر زیادہ رکھتی ہے۔ مگر تکمیل مرام نہ ہو پاتی۔

اب کی بار کہ میرے برادر و اعظمِ خوش الحان مقررِ شعلہ بیان مدرسِ تعلیم الاسلام مولانا عبد النبی نور المصطفیٰ حفظہ اللہ تعالیٰ کے ہمت دلانے اور بار بار حکم کرنے پر رسالہ کی صورت میں خطابِ مستطاب آپ کے پیش دست ہے۔ یہ ہدیہ بھی ہے رمضان المبارک کے مبارک مہینہ کو کہ اللہ تعالیٰ اس ماہ مقدس کے صدقہ میں ہمیں ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ کہ اس بیان میں زیادہ زور نفسانیت کی خباثت سے بچنے پر ہے اور یہی رمضان شریف کے روزوں کا فلسفہ ہے۔

خطاب شریف میں سے زوائد کو حذف کیا گیا ہے تاکہ برعایتِ سامعین جن الفاظ کو

دہرایا گیا ہے ان کے تکرار سے قاری اکتانہ جائے۔ اور حتی الامکان کوشش کی گئی ہے خطاب شریف کو اندازِ تحریر میں لانے کی کہ افادہ عام ہو سکے۔ پھر بھی پہلی بار ہے تو کہیں غلطی اور کمی نظر آنے اور مفید مشوروں سے نوازنے کیلئے ۲۶۷۸۰۶-۰۳۰۶ پر رابطہ فرمائیں۔ نوازش

ہوگی۔

پڑھنے والوں سے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار سے ناچیز کیلئے تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے معافی اور ایمان پر خاتمہ کی دعا ضرور کرتے رہیں اور دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خداوند قدوس قبول فرمائے اپنے پیارے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقے میں گر قبول افتدز ہے عز و شرف اور بخشش فرمائے اس کے صدقے میں میرے والد گرامی مرحوم اور میری ہمیشہ مرحومہ کی اور تمام امت مسلمہ کی آمین بحق النبی الکریم الامین  
المہلتی من اللہ

عبدہ المذنب

محمد عثمان حیدر شاہ

## استقبال رمضان

آگیا رمضان ہے آگیا رمضان ہے  
 اللہ دا احسان ہے اللہ دا احسان ہے  
 صدقے تھی مہمان دے روزے رکھ رمضان دے  
 رحمت دے دریا ہن جوش ایچ  
 بندیا رب رحمان دے  
 (۱) چادر چیر کے سٹ غفلت دی  
 گھڑی گھڑی لٹ گن رحمت دی  
 اے زندگی عیش و عشرت دی  
 دھو کے ہن جہان دے  
 (۲) ابھی نہ کر نیندر پیاری  
 سو کے ہٹی بھوں عمر گزاری  
 قبر حشر دی کر گن تیاری  
 نہ کر مان مکان دے  
 (۳) غیرت دیاں بہن تو کے تاراں  
 عزت ویچ کے گن سین کاراں  
 اگاں غضب دیاں مل سنی ماراں  
 چھو دے راہ شیطان دے  
 (۴) توبہ کر گن ہر گناہ توں  
 چوری رشوت سود زنا توں  
 اج گن رب رسول منا توں  
 ہٹی بخشش نال ایمان دے  
 (۵) ہن عروج تے کفر دیاں ریتاں  
 ویکھ اج پٹیاں ہن ویران مسیتاں



سازش کھیڈی ایسی بلیتیاں

اولے گن کیتان دے

ہک تون بیماری بٹے پاسے

نئیں ویندی نری بکواس اے

جھوٹ نئیں یادش ہن ای خلاصے

مدنی دے فرمان دے

(شاعر اسلام محمد سلیم یادش چشتی)

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على سيد الرسل وخاتم الانبياء محمد  
المصطفى وعلى آله وأصحابه أولى الصدق والصفاء والوفاء

اما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

يأأيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم

تتقون

آمنت بالله صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم الأمين

إن الله وملائكته يصلون على النبي ياأيها الذين آمنوا صلوا عليه

وسلموا تسليماً

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله

وعلى آلك وأصحابك يا سيدى يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رحمةً للعلمين

وعلى آلك وأصحابك يا سيدى يا مكين قلوب المؤمنين

معزز قارئین و سامعین السلام علیکم

حمد و ثناء درود ختم الانبياء له التحيت والثناء توں بعد عاجزانه دعا ہے کہ جل شانہ بندہ ناچیز نوں دنیا

آخرت دے ہر شرف تے توں محفوظ فرماوے نالے شیطان اور نفس دے ہر شر توں بھی دائمی پناہ بخشے

آج دی اے روحانی محفل بسلسلہ استقبال رمضان المبارک منعقد ہے دعا ہے وحدہ لا شریک

مولیٰ بانیان محفل، معاونین حضرات، سامعین اور بندہ ناچیز نوں محبوب دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار داسچا تا بعد ار بنائے، قال توں بچا کے صاحب حال بناوے

عزیزان گرامی

استقبال رمضان دی ایس محفل دا مقصد ایہہ ہے کہ آسانوں آون والے ماہ مبارک دے

آداب دا پتہ لگ جائے تاکہ اساں کما حقہ اس دیاں مبارک ساعتوں توں مستفید ہو سکئیے

## عزیزانِ گرامی

پورا دین اسلام اوس نفس ( بُری خواہش ) نون صاف کر کے اللہ تعالیٰ اور اُس دے رسول ﷺ  
دا تا بعد ار کرن آئیے جیہڑا نفس خدا داوی دشمن اے اور بندے داوی دشمن اے

میری مراد نفس توں ساڈی اپنی ذات دے اندر چھپی بُری خواہش اے یعنی اساں خود ایک طرح  
اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ دے بھی دشمن ہاں اور اپنے آپ دے بھی ( جیس ویلے نفس دی  
تا بعداری کرانگے ) اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان دے اندر اک ایسا حصہ رکھیے اوھ دل دے اندر  
کھبے پاسے موجود اے جسدا کام اے کہ ایس نیں شیطانی وسوسیاں نوں قبول کرنیں اور پھر

شیطان دی اونھے پیروی کرنی اے

حدیث قدسی دے اندر آؤندے

عاد نفسک فانھا انتصبت لمعاداتی

اللہ تعالیٰ فرماندے بندیا اپنے نفس نوں دشمن بنا لے ایہوای اے جیہڑا میری مخالفت اور دشمنی

دے اندر ہر ویلے قائم رہندا اے

اور دوسری حدیث پاک ویچہ آؤندے

اعدی عدوک نفسک الذی بین جنبیک

فرمایا سب توں وڈا دشمن تیرا اوہی نفس اے جیہڑا تیرے دو پہلوواں دے درمیان ویچہ پئے  
ایس حدیث نے نفس دی انسان دی ذات نال دشمنی دسی اے اور پہلی حدیث نے خدا دی ذات

نال دشمنی دسی اے

ہون اللہ رسول دادوست بھی اوہی ہوویگا اور اپنے آپ دادوست بھی حقیقی معنے ویچہ اوہی ہوویگا

جیہڑا ایس بے ایمان داد دشمن بن جاوے گا

تو جناب والی اسلامی عبادات اسلامی احکام ساریاں دا نچوڑا ایک ہی گل اے کہ ایسے نفس اپنے



نوں صاف کر لے ہر بھیڑی صفت توں

ایہدی ہر صفت بری اے۔ ایہدی بھیڑی صفت کڈھ کے تے اتنھوں اپنے مولیٰ والیاں

صفتاں دے ویچہ رنگ دے

جنہوں وحدہ لا شریک نے آکھئے

صبغة اللہ اللہ دی رنگی، رب دارنگ

اوہ رب سوہنے دارنگ کی اے؟

:رب سوہنے دارنگ اے رب دیاں صفتاں

مثلاً اللہ تعالیٰ حلم والی ذات اے

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت بیان فرمائی اے

حلیم ہونا، او حلیم ذات اے

لیکن ساڈے نفس دی صفت کی اے؟ غصہ

اساں آکھنے آں ناں جدوں کے نال کوئی اونچی نینویں ہو جائے کہ فلاں ساڈے اگے بولیا کیوں

اے

اتنہوں پوچھ لینے آں، میں ایہدی سنگی پھاڑ دیاں گا، میں ایہدی دکھی پھاڑ دیاں گا

ایہہ صفت جلد بازی اور غصے والی کڈھ کے تے حوصلے والی پالینی صبر کرنا اور معاف کر دینا

ایہو ای رب دارنگ اے

ہون رب دی صفت اے

قدر ذات طاقت والی ذات، علم والی ذات ہون دے باوجود

رب سوہنے نوں کوئی گالاں کڈ دے کوئی مند ابولدے کوئی شرک کردے کوئی کجھ کردے

اوہ ذات ایس دابدلہ الثا کینویں پیدا دیندے دنیا دے اندر؟

اونہاں دی ہر ضرورت پوری پیا کر دے  
ایمان نال دسو۔ اینویں ہے کہ نہیں؟

مومن دا کام ایہوے کہ ہون برائی دا بدلہ برائی نال نال دیوے، بدی دا بدلہ بدی نال نال دیوے  
مولی دے طریقے سنت تے چل دیاں ہونیاں برائی دا بدلہ اچھائی نال دیوے، اے رب سوہنے دا  
رنگ اے

ایسے طرح وحدہ لا شریک مولی جواد اے  
رب دے پاک محبوب فرماندے نیں رب سوہنے دے دونوں ہاتھ سجے (دائیں) نیں اور کھلے  
رہندے نیں

تے نفس جیہڑے ساڈا اے چاہندے بخل تے کنجوسی  
شوم اے کنجوس مکھی چوس بننا پسند کر دے  
ہون مومن دا ایہہ کم اے کنجوس مکھی چوس نہ بنے  
بلکہ سوہنے وانگوں کریم بنے

اور یاد رکھنا ایہہ ساریاں صفتاں مولائے کائنات دیاں بے مثال نیں  
اور مومن

المؤمن مرآة المؤمن

کملی والے فرماؤندے نیں مومن مومن دا شیشہ اے

مومن مومن دا شیشہ اے

پہلے مومن توں مراد

انسان مومن

دوسرے مومن توں مراد رب مومن

کیونکہ اللہ تعالیٰ دے ناماں و پیکوں اک نام اے مؤمن

اللہ تعالیٰ دے اسماء و پیکوں اک اسم اے مؤمن

اساں مؤمن آں اس معنے و پچہ کہ اساں ایمان لے آ کے امن و پچہ آجاواں گے

اور رب سوہنا مؤمن ایس معنے و پچہ اے کہ ایمان والیاں نوں امن عطا فرماؤندا اے

اللہ سونے دے نام نوں تساں مساجد و پچہ لکھیاوی ویکھو گے قرآن مجید دے اندر اے

المؤمن المہین العزیز الجبار المتکبر

ہاں کئی صفتاں رب سونے دیاں ایسیاں نیں جیہڑیاں انسان دی شان دے لائق نہیں

انسان اگر اونہاں صفتاں و پچہ آؤن لگے تے فیرا لٹا شیطان بن لگ پئے گا

اوہ صرف خاصہ رحمان دا ای اے مثلاً تکبر

تکبر دا مطلب ہوندے آپ نوں وڈا سمجھنا

تے ایہہ صفت اونہوں ای پھدی اے ناں جیہدے اوتوں وڈا کوئی ناں ہووے

تے اوہ تے رب دی ذات اے جیہدے نال داوی کوئی نہیں تے اودے توں ودھوی کوئی نہیں

اس واسطے متکبر نہیں بننا آکڑنا نہیں

کبریائی رب سوہنا آندے میری چادر اے جیہڑا اوہنوں میرے توں کھوون دی کوشش کرے گا

میں اونہوں چیر کے رکھدیاں گا

ایسے واسطے متکبرین دا

جہاں گاٹا (گردن) اوتاں کیتے ناں اونہاں دارب ہمیشہ بیڑا غرق ای کیتا اے اساں نہیں

ویکھیا متکبر نوں کامیاب ہوند ا بھانویں چا ر دن دنیا اوہدے نام دے نعرے مارے مگر اساں اوہدا

سر ہمیشہ وڈھیندا ای ویکھیا اے

خدا دی قسم کوئی جہازاں و پچہ سڑ کے مر جاندا اے



کوئی کے لحاظ نال کوئی کے طریقے نال  
جنہاں وی تکبر کیجئے اوہ برباد ای ہوئے نیں

فرعون تیرے سامنے وے پانی ویچہ ڈوب کے غرق کر کے رب نے ماریا اے  
اور ابو جہل دنیا داوڈا متکبر سی مولائے کائنات نے ایسی شان و کھائی حضور دے بالکل ادنیٰ جئے

غلام دے ہتھوں اونداسر قلم کرایا اے

ایس واسطے تکبر اوہدی صفت اے

خدا ہونا ایہوی اوہدی ہی صفت اے

ایہہ صفتاں تخلق والیاں نہیں

ایہہ متصف کرن واسطے نہیں

ایہہ محض تعلق واسطے نیں جنہاں ویچہ رنگنیں اوہ اوہ صفتاں نیں جیہڑیاں کملی والے دے اندر

مولیٰ نے رکھ چھڈیاں نیں

بس اے مکدی گل چامکانواں

جیہڑی صفت رب نے اپنی اپنے پاک محبوب ویچہ رکھی اے سمجھ لیا جے ایہو ای صفت رب دی

ایسی اے جیہدے بارے رب چاہندے کہ مؤمن ویچہ اے صفت پیدا ہووے اور جیہڑا

اونہاں صفتاں چوں باہر اے اوہ ڈنگراے کوئی چارلتاں والا ڈنگراے کوئی دو لتاں والا ڈنگراے

یاد رکھنا میری گل وحدہ لا شریک مولیٰ دی قسم کر کے آنہاں اصل بندہ صفتاں نال بندے

شکل نال بندہ نہیں بندا؟

خالی شکلاں والیاں دے بارے اللہ قرآن ویچہ فرماندے جنہاں نے اوہ صفتاں چھڈیاں نیں

نبی پاک سرکار والیاں

اونہاں دے بارے رب فرماؤندے

أولئك كالأ نعام بل هم أضل سبيلاً

اللہ تعالیٰ فرماؤندے: اوتے ڈنگراں وانگوں نیں بلکہ ڈنگراں نالوں وی بھیڑے نیں  
میں اگلے دن بیلو: کشمیر جا ریاساں بس ایچہ بیٹھا جناب عالی تے نال سڑک دے بھنگ دے  
بہت سارے بوٹے لگے سن میں ویکھیا نال دے پودیاں نوں مجھاں گانواں (بھینسیں، گائیں)  
نے کھا دا اے اونھاندے اتے پرونبلیاں وی کوئی نہیں، تے کوئی ادھے کھا دے کھلے نیں پر بھنگ  
دے بوٹے اونویں دے اونویں ای کھڑے نیں

تے میں آکھیا: یا مولیٰ کریم!

انہوں کوئی ڈنگروں منہ نہیں ماردا

پھر ذہن ویچہ آیا عجیب گل اے جنہوں چارلتاں والا ڈنگر منہ نہیں ماردا اساں دولتیاں والے  
اونھوں وی نہیں چھڈ دے

میں آناں جتناں مرضی بھکھا ڈنگر آجائے اوندے اگے بھنگ پا دیو جے کھا جائے میرا سر لہا دیا  
جے

نال اک بیٹھاسی باؤ اوہنی ڈنگراں والیاں صفتاں رکھن والا بلی

اوہ کہن لگا جی انہوں ایس واسطے ڈنگر نہیں کھاندے کہ اونہاں نوں پتہ جو کوئی نہیں کہ ایندے  
ویچہ نشے۔ جیہڑا سرور دیندے

میں آکھیا صحیح تصدیق کیتی جے جناب

جیہڑی میرے دل ویچہ آئی سی اوہ تو اڈے منہ ویچہ آگئی اے

میں آکھیا جھلیا تائیوں تے اساں جانوراں نالوں بھیڑے آں

کینویں کہ جانوراں کول عقل کوئی نہیں تے ساڈے کول ہے

تے عقل بنی ہے عقل توں تے عقل کہندے نیں اوس رسی نوں جیہڑی جانور دے پیراں ویچہ

مار دیندے نیں تاکہ اوس رسی نال اوہ جانور کسے پاسے نس پکچھ (دوڑ) نہ سکے  
 اے عقل تے رب سوہنے نے بندے ویچہ رکھی ایسے واسطے وے تاکہ ایہہ ہمیشہ اینہوں نقصان  
 والیاں تھانواں توں بچا کے رکھے  
 تے میں آکھیا بیلیا جانوراں کول تے عقل کوئی نہیں  
 ساڈے کول ہے

جانور ایس بات نوں نہیں سمجھدا کہ ایس بھنگ دے اندر عقل ختم ہوندی اے اساں سمجھنے آں اوہ نا  
 سمجھ ہو کے وی دور رہندے تے اساں سمجھ والے ہو کے وی منہ کالا ملی کھڑے آں مڑیج فرمایے  
 ناں اللہ تعالیٰ نے

واقعی اساں جانوراں توں بدتر ہو گئے آں

ایسے واسطے اللہ دے ولی لوگ اپنے آپ نوں جانوراں توں بھیڑا ای سمجھدے نیں  
 تے جیہڑا بندہ اپنے آپ نوں جانوراں توں بھیڑا سمجھنا شروع کردے ناں  
 سمجھ لے اوہ اپنے ایس نفس نوں سمجھ گیا اے

تے اللہ سوہنے دے پاک محبوب فرماؤندے نیں جیہڑا ایس دے عیب سمجھ گیا اے ناں سمجھ لو اللہ  
 سوہنے نے اوہ دے نال خیر دارادہ فرمالیا اے

بس سمجھ لے رب سوہنا اوہ دے تے مہربان ہو گیا اے جنہوں ایس بے ایمان دے عیب سمجھ آگئے  
 نیں

واقعی صحیح گل جے یارا کہ

ہر اوہ عیب جیہڑا دوسرے ویچہ دیکھنے آں ناں اگر تھوڑی جی جھاتی ماریے تے اپنے اندر اوس  
 توں چوکھا نظر آوے گا لیکن حضور فرماؤندے نیں ایس نفس دی چال اے  
 لوکاں دی اکھ دا اینہوں تیل (تیکا) وی نظر آؤندے یعنی لگھ پر اپنی اکھ دا اینہوں شہتیر وی نظر



نہیں آؤندا

ہاں ایہہ حدیث پاک اے

سرکار فرماؤندے نیں اے نفس جیہڑا اے ایندی چال اے کہ ایہہ لوگاں دی اکھ دا ککھ ویکھ  
لیندا اے پر اپنی اکھ دا شہتیر وی نہیں ویکھدا

اور اسلام سارے داسارا ایس واسطے آیا اے کہ ایس نفس دی دھلائی کر دیوے

کیونکہ کپڑے دھواون واسطے دھوبی کول جاویں گا اوہ کوچی لاوے گا اوہ صابن ست سماں دا  
لاؤندے تے تاں جا کے کپڑیاں دے داغ دھبے اتر دے نیں۔ مگر ایس نفس دی صفائی کے  
دھوبی کول نہیں ہوندی۔ اینہوں جے کوئی دھوون والا ہے تے اوہ صرف مدینے والے دی ذات  
قربان جانواں ایسے واسطے رب العلمین سوہنا فرماؤندے

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم و یعلمہم الکتاب  
والحکمۃ وان کانوا من قبل لقی ضلل مبین

اللہ تعالیٰ فرماؤندے میں احسان کیتے ایمان والیاں دے اتے کہ اینہاں دے اندر میں اینہاں  
دے وپچوں رسولِ معظم بھیجا اے جیہڑا میریاں آیات تلاوت کردا اے تے اینہاں مومنناں نوں  
ستھراتے صاف کردا اے ایس توں پہلاں اے کھلی گمراہی دے اندر سن (منہوم آیت)

اللہ دے بند یا غور فرما اے صفائی جیہڑا رب سوہنا ذکر پیا فرماؤندا اے

ایہہ صفائی توں کپڑیاں دی صفائی ناں سمجھیں

ایہہ صفائی توں مکان دی صفائی ناں سمجھیں

ایہہ صفائی توں گلیاں بازاراں دی صفائی ناں سمجھیں

ایہہ صفائی اوہ اے جیہڑی کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم نیں صدیق اکبر دی کیتی اے

ایہہ صفائی اوہ اے جیہڑی کملی والے نیں عمر بن خطاب دی کیتی اے

ایہہ اوہ صفائی اے جیہڑی حضرت بلال حبشی دی کیتی اے  
 ایہہ اوہ صفائی اے جیہڑی حضرت اویس قرنی لچپال دی کیتی اے  
 قربان جانواں جیہڑا اونٹ چاردا ہوندا اسی کپڑے میلے کھیلے پاندا ہوندا اسی  
 اج کملی والے نیں اندر صاف کیتے تے بہاراں لگ گئیاں نیں  
 میرے کملی والے فرماؤندے نیں  
 رَبُّ اشْعَثِ اَنْغَبِرِ مَدْفُوعِ بِالْاَبْوَابِ لَا يَعْباُ بِهِ لَوْ اَقْتَسَمَ عَلٰى اللّٰهِ اَبْرَه  
 حضور فرماؤندے نیں کئی ایسے بندے نیں جنہاں دے والاں (بالاں) دے اندر گرد و غبار پیا  
 ہوندا اے

مدفوع بالا بوا جنہاں نوں لوگی دروازیاں توں دھکا مار چھڑ دے نیں  
 اونہاں دا اپنے نال بیٹھنا وی گوارا نہیں کردے، کوئی اونہاں دی پرواہ نہیں رکھدا  
 مگر کملی والے ﷺ نیں فرمایا اونہاں دے ویچہ کئی بندے ایسے ہوندے نیں  
 جیہڑے اگر قسم کھالین رب اگے کہ یا مولیٰ اساں تیرے کولوں ایہہ کم ضرور کرانا اے تے رب  
 سوہنا اونہاں دی قسم ضرور پوری کردا اے  
 معلوم ہو یا ایہہ واقعی اوہی صفائی اے جنہوں اندر دی صفائی آکھدے نیں  
 گل سمجھنا

حدیث پاک دے اندر اے البذاذۃ من الایمان

سادگی ایمان کا حصہ ہے

لیڑے (کپڑے) ہوون میلے تے بلال دی گنڈ تے آئے ہوون ناں تے میرے نزدیک

اوہ لیڑے جنت دیاں پوشا کاں نالوں افضل نیں

تے اوہ لیڑے جیہڑے بڑے صاف ستھرے، تے ہون وی بڑے قیمتی، ہزاراں روپے دے

مگر آئے ہوون کے ایرے غیرے دی کنڈتے اینہاں لیڑیاں نالوں اوہی چنگے جیہڑے داتا  
دے دربارا تے پئے نیں

یار ایہہ وجہ کی اے، گل سمجھنا

وجہ ایہو ای اے کہ جینویں دے مرضی اعلیٰ کپڑے پاوے۔ بندہ نیں بندا۔ بندہ تے صفتاں نال  
ای بندا اے۔

جینویں کے کھوتے دی کنڈتے زری دی چادر پاون نال اوہ بندہ نیں بن جاندا

اصل ایچہ بندیاں داسانوں پتہ نیں رہیا کہ بندہ آکھدے کینہوں نیں

اساں سمجھنے آں بندہ اونہوں آکھدے نیں جیہدی بڑی وڈی ساری کوٹھی ہووے، بنگلہ ہووے،

گڈی ہووے، بندے سجے کھبے اوندے ہووون

نال اوہ دیکھے کتھوں لیناں واں پیا کتھے دیناں واں پیا

ایسے نوں اساں بندہ سمجھنے آں

نال:

رب دی بارگاہ و پچہ انہوں بندہ نیں سمجھیا جاندا

مولیٰ دی بارگاہ و پچہ بندہ اونہوں سمجھیا جاندا جیہڑا میاں شیر ربانی ورگا ہووے

قلندر اقبال فرماؤندے

اک بندگی خدائی اک بندگی گدائی

یا بندہ خدا بن یا بندہ زمانہ

خدا دے بند یا توجہ کر اللہ وحدہ لا شریک مولیٰ نیں سانوں جو دین اسلام دیتا اے محض ساڈے

ایس نفس نوں صاف ستھرا کرن لی دیتا اے۔ اوہ رب دے بند یا ساری زندگی عبادتاں کردیاں

گزر جاوے مگر بے اندر دا ویہڑا دل والا صاف نہیں ہو یا نفس پاک نیں ہو یا سمجھ لے کیتی



کرتی کھوہ ویچہ پائی بیٹھایاں

تے جے ایس نوں صاف کر لیا ای

تکبر غرور ایہدے چوں کڈھ لیا ای، اینہوں حرص توں بچا لیا ای، اینہوں محبتِ دنیا توں بچا

لیا ای، اینہوں شہرت دے خیالاں توں بچا لیا ای، گم نامی پسند کر لئی اے

تے پھر سمجھ لے کہ اسلام تیرے اندر سما گیا اے

حدیث پاک اے میرے کملی والے سرکار ﷺ فرماؤندے نیں

رب فرماؤندے میرے بندیا توں لُک کے عمل کر میری خاطر میں تینوں لوگان ویچہ ظاہر کر دیاں گا

ایسے واسطے حضرت بابا بُلے شاہ فرماؤندے نیں

ٹڑ بکھیا چل اوتھے چلے جتھے سارے اُنھے

ناں کوئی ساڈی ذات پچھانے تے نان کوئی سانوں منے

اک صحابی قبر شریف ویچہ گئے بعد ویچہ کسے صحابی نے ویکھیا خواب دے اندر پوچھیا سنا سو ہنیا

تیرے نال رب سوہنے نے کی سلوک کیتا اے۔ کہن لگے مولیٰ نے مہربانی کیتی اے مگر ہلاک

اوہی ہو گئے نیں جنہاں ول لوگی انگلاں چُک چُک کے اشارے کر دے سن جنہاں دے بارے

لوگی آکھدے سن اوہ ویکھ بڑی شے پیا جاندا ای فرمایا ایسے لوگ برباد ہو گئے نیں۔ تے جنہاں

ول لوگی اشارے نیں سن ناناں کر دے سمجھدے سن یا راہیہ ساڈے ورگے ای نیں، ایڈی گل کوئی

نیں۔ اساں وی بندے ای یاں رب دے ایوی بندہ ای اے ایہدے اندر کوئی شے نیں

فرمایا اوہی کامیاب ہو گئے نیں۔

کیوں؟ اشارے ہوئے، انگلاں اٹھیاں، تے بندہ بنیا فرعون

کہ میں بڑی شے بن گئیاں، دنیا مینوں ویکھدی اے پئی، تے برباد کر بیٹھا اپنے آپ نوں

قربان جانواں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ملکِ شام ول جا رہے نیں

حضرت عبدالرحمن بن عوف نال نیں آپ دی اوس ویلے بادشاہی سی  
اونہاں نیں ترکی گھوڑا آپ نوں پیش کیتا بیٹھن دی خاطر، سواری کرن دی خاطر  
ترکی گھوڑا بڑا سنوریا ہوندا سی

آپ سرکاراوتے (اوپر) بیٹھ کے جھٹڑے تے تھلے اتر آئے فرمان لگے  
اے عبدالرحمن بن عوف ایہہ تے کوئی شیطان میرے تھلے رکھ دیتا ای میرا دل بدلن لگ پیا اے  
کہ جینویں میں بڑی شے بن گیا واں۔ فرمایا میرے واسطے گدھے دی سواری لے آؤ مینوں  
اودے ویچہ عاجزی پئی دسدی اے۔

قربان جانواں۔ سخی سلطان باہورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماؤندے نیں

اللہ پڑھنیوں پڑھ حافظ ہوئیوں ناں گیا حجابوں پردہ ہو  
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہوئیوں پر طالب ہوئیوں زر دا ہو  
لگھ ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس ناں مردا ہو  
باہجھ فقیراں کسے نیوں ماریا باہو ایہو چور اندر دا ہو

قربان جانواں جہاں لوگاں نیں دنیا دی تقدیر بدلی ہوندی اے اوہ ایسے لوگ ہوندے نیں  
جیہڑے اپنے نفس دیاں بھیڑیاں صفتان کڈھ لیندے نیں تے چٹکیاں صفتاں ایہدے ویچہ  
بھر لیندے نیں۔

ہاں جی قربان جانواں ہلا کو بادشاہ دانا م سنیہا ہونا اے بڑا ظالم بادشاہ سی، کافر بادشاہ سی  
اودا پوترا بغداد شریف دے قریب جنگل ویچہ شکار کرن گیا اگے ویکھیا اک مسکین بابا لگا  
پھر دا (سیر کردا) اے اونہے ویکھ کے عادتیاں توں پچھان لیا، طور اطور توں پچھان لیا، کیونکہ اوہ  
سچے مسلمان سن اونہاں نوں ویکھ کے ای نبی پاک ﷺ یاد آجاندے سن تے افسوس سانوں اگر  
کافر ویکھ لین تے اوہناں نوں نبی پاک یاد نہیں آؤندے اوہ سمجھدے نیں ساڈے نالدا ای اے

کوئی کہ منہ وی ساڈے ورگا، کر توت وی ساڈے ورگے۔ کیوں ساڈے ول ویکھ کے کافراں  
 نوں نبی پاک ﷺ یاد نہیں آؤندے کیونکہ اساں کافراں دے طریقے اپنالے نہیں  
 ایسے واسطے آج کل جیہڑا کافر مسلمان ہووے ناں اوہ تینوں مینوں ویکھ کے نہیں ہوند اتینوں  
 مینوں ویکھ کے تے کسے کافر ای ہونیں جے کوئی مسلمان ہوندے ناں محض اسلام دی سچائی ویکھ  
 کے مسلمان ہوندا اے۔

مت توں آکھیں میری تبلیغ سن کے مسلمان ہو رہے نیں  
 بس مولیٰ تعالیٰ دی مہربانی اے جیہدے تے ہووے او مسلمان ہو جاندا کیونکہ حق مذہب  
 اے، سچ مذہب اے

قربان جانواں جناب اوس بزرگ نوں جدوں ویکھیا سمجھ گیا ایہہ مسلمان اے ارادہ ہو یا  
 اینہوں مار دیواں

پر بہانہ لہیا

کہن لگا اوہ بڈھڑیا (بوڑھیا)

میرے گھوڑے دی پوچھل تیری داڑھی نالوں چنگی اے

تے بابا سی اوہ ؛ جسے دل دا ویڑا صاف کیتا ہو یا سی، او تے سارے جگ نوں آپ توں چنگا

سمجھد اسی، اپنے آپ نوں ای گندا سمجھد اسی

سمجھی کھڑا سی ناں ایس (نفس) بے ایمان نوں

ہوں کتھوں چڑدا (غصہ کردا)

کہن لگا بیلیا ایہہ تیرا گھوڑا اے توں ایہد مالک ایں

گھوڑے دا توں مالک ایں

گھوڑا تیرے تھلے وے۔ جدھر واگ (لگام) موڑنا ایں او دھر مڑدا جاندا اے



میراوی اک مالک اے اونہے مینوں وی واگ پائی اے حکماں دی جے تے میں اوہدے حکماں  
دے مطابق مُردا گیا مُرتے میری داڑھی دے وال ہون گے چنگے تیرے گھوڑے دی پوچھل  
نالوں۔ تے جے بیلیا میں سرکش رہیا، تے تیرا گھوڑا تیری من دا اے پیاتے فیرا ایندی پوچھل  
میری داڑھی نالوں چنگی اے۔

اے ہون کی لفظ نیں؟ ایہہ ہون کی جواب اے؟ (سادا پر لا جواب)

کہ ایس جواب نیں کافر بادشاہ دے دل تے چوٹ لادیتی

کہن لگا بابا تیری مہربانی ہووے گی توں مینوں اپنے نبی دا کلمہ نہیں پڑھا دیندا؟

بس اینیں لفظ نکلے نیں منہ و پچوں، ایہوئی نیاز مندی دے لفظ نکلے نیں، حقیقت بھرے الفاظ

نکلے نیں، جہاں ویچہ بناوٹ کوئی نہیں سی، جہاں ویچہ فصاحت بلاغت وی بھانویں نہیں سی

سادے جے لفظ منہ و پچوں نکلے نیں بادشاہ کہن لگا اوہ بیلیا مینوں مسلمان چا کر (بنا) اونہوں جو

فقیر نے کلمہ چا پڑھایا اے اوندی نسل و پچوں مولائے کائنات نے عالمگیر بادشاہ پیدا چا فرمایا

اے۔ اے مغل بادشاہ جہے گزرے نیں ایہہ سارے وی او سے بادشاہ دی اولاد نیں

عالمگیر اوہ بادشاہ گزریا اے علامہ اقبال فرماؤندے نیں عرب دے اندر حضرت ابراہیم علیہ

السلام آن کے بُت توڑے سَن ناں ایتھوں دا عالمگیر سی جیہڑا ابراہیم علیہ السلام وانگوں گم

گردار ہیا اے

بلکہ شیخ نورالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی دے بیٹے بخاری شریف

دی شرح ویچہ فرماؤندے نیں: بادشاہواں و پچوں مجید عالمگیر بادشاہ گزریا اے

جد اگم سی بیلیا قرآن پاک لکھدا ہوندا سی اک نُسہ پورے سال ویچہ لکھنا تے اوس نوں

فروخت کرنا جوہد یہ ملنا پورا سال او سے نال گزارا کرنا

تے آپ دا استاد سی ملاں جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں نور الانوار کتاب لکھی اے

ایہہ عالمگیر دے استاد سن

جب استاد ملاں جیون اے تے شاگرد توں فیر آپ ای قربان جانواں  
جدوں ملاں جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوت ہون لگے تے فرمایا: پتر (بیٹے) میرا جنازہ اوہدے  
کولوں کراویں جیہدی تہجدی نماز ناں کدی سفر ویچہ قضا ہوئی ہووے، تے ناں کدی گھر ویچہ  
استاد ہوری ملاں جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دا وصال ہو یا کوئی جنازے واسطے اگاں ناں ہووے  
اخیر عالمگیر کان نال لگ کے ناں استاد دے جنازے دے  
تے کہن لگے استاد جی ایہہ پردہ سی مولی دے تے میرے درمیان آج توں کھول دیتا ای  
لے فیر میں آپ تیرا جنازہ پڑھاناں واں

ویکھیں ناں آج ممبر تے بہہ (بیٹھ) کے سوہنے لفظاں ویچہ ذکر وی پیا ہوندے ناں۔ مینوں  
کوئی عالمگیر چٹھی بھیجی اے، کوئی روپے بھیجے نیں کہ میں اپنے (کثیر) مجمعے دے اندر بیٹھ کے  
ایڈے اہتمام تے احتشام نال نام پیا لیناواں، وجہ کی اے  
جیہڑے غلام رسول اللہ دے آساں غلام اونہاں دے

گل تے صرف اتنی اے کہ اونہے جناب اپنے نفس نوں صاف کیتا اے مُز کی تے مصفی کیتا اے  
تاں اونہاں دا ذکر خیر اسان کرنے آں، کتاباں ویچہ عالم کردے رہن گے جہاں چیر (جب  
تک) ملاں جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دی کتاب نور الانوار پڑھیندی روے گی عرب عجم دے اندر  
اونہاں چیر استاد داوی ذکر ہوندا رہنے تے نال پہلے صفحے تے شاگرد عالمگیر داوی ذکر ہوندا رہنے  
ایڈا بھاگاں والا شاگرد؛ توجہ فرما خدا یا بندیا مولائے کائنات نیں جیہڑا سانوں اسلام، دین  
شریعت دیتی اے محض ایس واسطے کہ سانوں ستھرا کردے، پاک کردے، بھیڑیاں صفتاں  
کافراں والیاں کڈھ دیوے، شیطانی صفتاں کڈھ دیوے رحمانی صفتاں دے رنگ ویچہ رنگ



کیونکہ اوہی انسان اے رب سوہنے دی بارگاہ دے اندر جیہڑا رب سوہنے دے رنگ و پچہ رنگیا  
ہووے

میرے کملی والے حبیب فرماؤندے نیں: رب سوہنے دے خُلُق دے و پچہ رنگے جاو  
فرمایا: تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ

اپنے اندر رب والے اخلاق پیدا کرو

تے رب والے اخلاق مت توں آکھیں میں جہاز و پچہ بیٹھ کے تے ویکھ آواں گا سچھے کہے کتے  
دریا و پچہ چُپیاں (غوطے) مار کے تے ویکھ آواں گا۔ ناں۔

رب سوہنے دے اخلاق نیں اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ

ہاں قربان جانواں ایسے واسطے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ توں پوچھیا گیا نبی  
پاک سرکار دے اخلاقِ کریمہ کی سن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ فرمایا نبی پاک سرکار ﷺ اخلاقِ قرآن سی

بولو کی سی؟ قرآن شریف

قرآنِ اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ دا مجموعہ اے

تینوں پتے؟

رب ہے بے مثال تے نظر آؤن والا نہیں۔ یا اللہ ہون توں جو آکھنا ایس میرے رنگ و پچہ رنگے

جاؤ، میریاں صفتاں و پچہ رنگے جاؤ

مولی تینوں ویکھئے تے تیریاں صفتاں دا پتہ لگے ناں؟

اوہ فرماندے میں اپنا محبوب جو بنا کے گھلایا اے کیہڑی صفت اے جیہڑی میں نیں رکھی ایندے

و پچہ

المؤمن مرآة المؤمن



کملی والے ﷺ فرماؤندے نیس مؤمن مؤمن داشیشہ اے یعنی اینج سمجھ رب سوہنے دا  
شیشہ کملی والے ﷺ بن کے آئے نیس اور جیہڑا کملی والے دے رنگ ویچہ رنگیا جاوے گا  
اووی رب داشیشہ بن جاوے گا، اونہوں ویکھدیاں ای رب سوہنیا داوے گا خدا دی قسم کر کے  
آکھنا حضور سرکار ﷺ فرماؤندے نیس اِذَا رُوُوا ذُكْرَ اللّٰهِ فَرَمَا بِاللّٰهِ دے پیاریاں دی نشانی  
اے جہاں نوں ویکھدیاں ای رب سوہناں یاد آجاندا اے

خُدا دے بندیا ایدھر ویکھ ہون یاد رکھ ایس نفس دیاں ساریاں شیطانی صفتاں اِکو گل پیچھوں پیدا  
ہوندیاں نیس، اوہ ہے دنیا دا پیار

دنیا دی محبت جیندے ویچہ آجاوے سمجھ لے اوہ بندہ ابلیس بن گیا اے  
تے جدوں دنیا دی محبت نکل جاوے آخرت، قبر، حشر دی فکر پے جاوے اوس ویلے خدا والیاں  
صفتاں آونیاں شروع ہو جانداں نیس، تے پھر سمجھ لے رب سوہنے دا پیار ابن گیا اے۔

میں نقطے کڈھ کڈھ کے تینوں دسناں پیا۔ اینھاں گلاں نوں اسلام دا بیج سمجھ

بیج سنا میرا گم اے اُگواناں اوس مولائے کائنات دا گم اے

مالی دا گم پانی دینا بھر بھر مشکاں پاوے

مالک دا گم پھل پھل لاؤناں لاوے یا ناں لاوے

گل سمجھیں ذرا: اوہ آندے مونجی، گندم وغیرہ دا بیج سٹ کے تے میری بارگاہ ویچہ امید رکھ کے  
بہہ جا

پھر اوندا گم اے کہ آپ ہی اُگادیندے

تے جے مونجی، گندم دا بیج وی ناں سٹیں اور نیرے ایٹاں، روڑے پے ہوون تے توں آکھیں

ہونیں ای تیار ہوئی، لے بس آئی، تے میں منڈی لے جانواں گا

تے بیلایا بیج مونجی، تے گندم وغیرہ تے نیں آؤندی ناں۔ بیج سٹ کے تے امید رکھ مولی دا گم

اے اوس بیچنوں اگانا اے۔ ایسے طرح محنت مصطفیٰ ﷺ ہی اتباع ول کرمولی داکم رنگ لانا اے۔

قربان جانواں خُدا دیا بندیا توجہ کر میں عرض پیا کرناں رب وحدہ لا شریک مولیٰ نے ایہہ پورے قرآن حدیث دا نچوڑ دے دیتا اے مدینے والے دی زبان شریف دے اوتے حضور ﷺ نے فرمایا حُب الدنیا رَأْسُ كُلِّ نَخِيئَةٍ فرمایا دنیا دا پیا ر ساری برائیاں دی جڑھ اے ساری برائیاں دی۔۔۔؟ جڑھ اے

ایمان نال دسیا جے ایہہ گل سچی اے کہ جھوٹی اے؟  
کیونویں سچی ناں ہووے

کوئی لال کھجور ہوسی گل جیہڑی توں اے کیتی اوہ پوری ضرور ہوسی  
کیونویں ہو سکدے سوہنا محبوب بولے تے غلط ہو جاوے

حُب الدنیا رَأْسُ كُلِّ نَخِيئَةٍ نبی کریم سرکار ﷺ نے فرمایا دنیا دا پیا ر ساریاں برائیاں دی جڑھ اے

کی اے۔۔۔؟ ساریاں برائیاں دی جڑھ

میں اک مثال دینا گل سمجھاؤں دی خاطر

لختِ جگر نالوں وی کوئی شے ودھ ہوندی اے؟

لیکن بڈھی (ماں) نوں کی بن جاندا اے کہ اپنے اوس یاردے آکھے تے جیہڑا نسا (دوڑا) کے لے جاندا پتر دا گلا وڈھی جاندا ہوندی اے

ایک ایسے طرح جاری سی ناں یارنال۔ بچہ روپیا تے نال والے آکھیا ایہنوں اتھے ای مارچا، ایہہ تے شور پیا پاؤندے۔ اوہ گلا گھٹ کے تے نال ٹر پئی، اگلے ویچہ کچھ عقل پھر دی سی پئی حالے، اوس اگول اوس بڈھی دا گلا چا گھٹیا۔ اوس آکھیا نامرادے جیہڑی اپنے جمے دی نہیں بنی

اوہ میری کینوس بنے گی۔

کہ توں میری کیتھوں بنیں گی جیہڑی اپنے لختِ جگر دی نہیں بنی۔۔۔  
تے ایہہ جیہڑے بلی منہ ڈھک (چھپا) کے تے سڑکاں تے کھلور ہندے نیں (لُٹیرے)  
ایہناں نوں کیتھڑی شے کھلار یا ہوندے؟

ہیں۔۔۔؟

بولوتے سئی ناں

ایہہ دنیا ای نہیں کھلار یا ہوندا؟

ایسے بے ایمان دنیا کھلار یا ہوندے، پیسے دی حرص پئی ہوندی اے

جے رات نوں سن مارے تے ایسے پیچھوں

جے دھی (بیٹی) داسودا کرے تے ایسے پیچھوں

نہیں کر دے دھیاں داسودا۔۔۔؟ آندے نیں گڑے کما کے لے آ

جے اوندی عزت دی چادر نوں پردے توں باہر کڈھ کے لے آونے تے ایسے دنیا واسطے ای

لے آونے ہو ر کیتھڑی شے اے جیہڑی لے آوندی اے۔

جدوں ایہہ شے ختم ہو جاوے (حپ دنیا)، دنیا دی محبت ناں ہووے تے مڑ جیہڑا ایندی عزت

ول میلی اکھ کر کے دیکھے ناں بندہ اوندی اکھ کڈھ لیندے۔ کہ نہیں کڈھ دا۔۔۔؟ میں موٹی جئی

مثال دیناں مثلاً مسلمان دی دھی بہن دے واسطے حکم اے جدوں مرجاوے کفن دے

پنج (۵) کپڑے دے۔ دو چادر اں ہوندیاں نے، اک قمیص ہوندے، اک دامنی ہوندی

اے، فیر سرتے ڈوپٹہ ہوندے۔

کینے کپڑے ہو گئے؟ ۵۔ ایہہ مسلمان دی دھی بہن واسطے۔ لیکن ایمان نال دسیا جے اج جیوندی

دے کینے کپڑے نیں۔



میں پاکستان دے ضلع ویچہ تقریر کر داساں پیا، میں ایہہ گل کیتی، جٹ جے بندے بیٹھے سن، اک ویچوں جٹ بولیا آندے ڈیڈھ کپڑا رہ گئے مولوی جی۔ ایمان نال دسو گل سئی پیا کرناں کہ نہیں؟ میں تو انوں پہلاں آکھے گل صحیح کراں سمجھ آوے تاں سبحان اللہ آکھیا جے ورنہ اینویں ای سر نہ پئے ماریا جے کیونکہ ساڈی قوم نوں صرف سر مارناں ای آؤندا اے۔

اک بندہ سی تے اونھے ریچھ نوں سکھایا سی سر مارناں اونھوں دکان تے لے گیا تے دوکان دارنوں آندے میری بیوی بیٹھی اے تے مینوں ۲۵، ۲۰ تھان دے کپڑیاں دے میں گھر وکھا کے آؤناں واں۔ اوس آکھیا بسم اللہ چکو جی اوس پنڈ بن کے مونڈھے تے رکھی تے اوہ پیا جاندا ای، ہون اونہے تے سکھایا سی ناں سر مارناں

جدوں دوکاندار نے اونہوں پوچھناں بیہی جی خاوند تو اڈا کتھے گیا اے؟ اوس سر ماردینا، واوا (زیادہ) جدوں چیر (مدت) لنگ گئی ناں تے اونہے واپس کتھوں آؤناں سی، اونہے (دوکاندار) آکھیا بیہی اتنی چیر ہوگی اے، تو اڈا سر داسائیں کتھے گئے، اوس سر چا ماریا، اوس فیر پوچھیا، اوس فیر سر چا ماریا، جدوں دو ترے (تین) واری اتیخ چا کیتاناں، اوس آکھیا ایہندا خانہ خراب ہووے سر ماردی اے اگوں بولدی نہیں۔ اگاں ویکھاں تے سئی ہے کی شے۔ اونہے برقع چایا تے ویچوں نکلیا ریچھ، جناب عالی او تے دوکان چھڈھ کے نس گیا۔ پیچھوں اوہ ویکھدا سی پیا بیلی کہ ہون نسیا جاندا ای اوہ وڑیا تے اوہنے پنڈ اک ہو رچک لئی۔

ایہہ بیلیا: جینویں سائیاں ریچھ نوں سر مارناں سکھایا سی ناں سانوں وی اینویں سر مارنا ای سکھایا گئے۔ جے کنجراں دی فلم لگی ہووے اسان مڑوی سر مارنے آں، جے کوئی جھوٹ بولے تانویں سر مارنے آں، جے کوئی سچ بولے تانویں سر مارنے آں

مگر ناں ناں ایس ترے (تین) سپر دے سر نوں جیہڑا رب رکھیا اے اینویں ناں ماری جا ایندے اندر جے مغز ہووے تے ایہنوں او سے جگہ تے جھکا جتھے جھکن نال ملدا اے وفا

قربان جانواں توجہ فرما اللہ دیا بندیا آج ڈیڈھ (ڈیڑھ) کپڑا رہ گیا اے۔  
ہون میں آکھیا جدوں جیوندی جو پنج (۵) کپڑیاں ویچہ نہیں رہندی تے ڈیڈھ ویچہ آئی پھر دی  
اے مُرُجدوں مر جاوے ایہنوں ضرور لکا ونیں۔

کی خیال اے؟ حیا آونی چائی اے  
مری نوں وی تے مُرُڈیڈھ کپڑے ویچہ فن کر یے۔ تے جے نہیں قبول تے پھر سمجھ جیوندی نوں  
وی لکانا پینا اے۔ پردہ کرانا پینا اے جو حکم اے۔ تاں بندے شمار ہوواں گے۔ جانوراں توں جدا  
ہوواں گے۔

میںوں اک آندے مولوی جی عورت مر جاوے تے غیر بندہ منہ ویکھ سکدے؟  
میں آکھیا ناں۔۔۔

مری دانیں ویکھ سکدا پر جیوندی دا ویکھ سکدے  
ایہہ ساڈی عقل کیس ماری اے اوہ ساڈا اکبر الہ آبادی فرماؤندے ناں  
بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں اکبرز میں میں غیرت ملی سے گڑھ گیا  
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا  
آندے میں ویکھیا بڈھیاں (عورتاں) پٹیاں جان دیاں سن مسلماناں دیاں بے پردہ، منہ کھول  
کے،

ہون تے منہ توں وی اگاں بہت کچھ کھلایا ہوندے ناں، اوس ویلے منہ کھول کے جان دیاں سن  
پٹیاں

غیرت ملی! ہے سی غیرت مند بندہ، اوہ آندے میں تے ویکھ کے زمین ویچہ گڑھ گیاں  
مر تھاں گیا۔ اوئے ایہہ ساڈی دھی بہن پٹی جاندی اے

بے غیرت تے اڈیاں چُک چُک کے ویکھدے نیں بھئی کیہڑی پٹی جاندی اے، اوہ ہوردی



ویکھدے۔ پیچھے کئی اوہدی نوں ویکھدے پئے ہوندے نیں، ہاں ایہہ اصول اے میرے کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤندے نیں تساں پاک دامن رہو تو اڈیاں گھردیاں وی پاک دامن رہون گیاں مصطفیٰ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماں اے: عِفْوَاتِ عِنِّ نِسَاءِ كُمْ تَسَاءِلُنَّكُمْ تَسَاءِلُنَّكُمْ پاک دامن رہو تو اڈیاں عورتاں وی پاک دامن رہون گیاں

تساں اپنے والدین نال نیک سلوک کرو تو اڈی اولاد تو اڈے نال نیک سلوک کرے گی  
ذرا آکھ سبحان اللہ

بہر صورت میں عرض پیا کرناں اللہ تعالیٰ دیا بند یاد نیادی محبت ساریاں برائیاں دی جڑے۔ تے آخرت دی محبت ساریاں اچھائیاں دی جڑے۔ تے جیس جگہ تے دنیا دے پیار محبت دی تعلیم دتی جاوے ناں سمجھ لو یں اوہ تعلیم گاہ ساریاں برائیاں دامرکز ہونی اے اور جس خوانقاہ تے، جیس درویش کول آخرت دی محبت سکھائی جائے سمجھ لیں ہر نیکی او تھوں ای لبھنی اے، ہر خیر او تھوں ای لبھنی اے ادب وی او تھوں ای لبھناں ای، ادب خدادا او تھوں لبھناں ای، مصطفیٰ دا او تھوں لبھناں ای، صحابہ دا او تھوں لبھناں ای، ولیاں دا او تھوں لبھناں ای، ماں پیو دا او تھوں لبھناں ای، وڈے چھوٹے دا او تھوں لبھناں ای۔ جناب والی سارے آداب وی او تھوں لبھن گے، اخلاق وی او تھوں لبھن گے، انسانیت وی او تھوں لبھے گی، ہمدردی او تھوں لبھے گی ساریاں چنگیاں صفتاں او سے درتوں لبھن گیاں جیس درتوں آخرت دی محبت لبھے گی۔

تے جتھے درس ہووے ناں تھندے ٹکڑ لبھن دا۔ تے ایہہ درس ہووے کہ

گلیاں ہو جان سُنجیاں ویچہ مرزایاں پھرے حجرے شاہ مقیم دی اک جٹی عرض کرے

ظاہری معنی شعر دا:؛؛ اوہ آکھے مر جائے ہر شے تے ساری دنیا میرے ہاتھ آجائے اور ملے مینوں

تھندے ٹکڑ سمجھ لے نری جہنم اے اوہ بندہ۔ جیوندیاں جہنم اے اوہ بندہ قسم خدادی اوسدے کول تے



انسانیت دی ہوادی نیں آسکدی۔ انسانیت دی ہو اوں بندے کول آوے گی جیہڑا بندہ  
 ظاہراً، باطناً کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم اے اخلاق عالیہ دا نقشہ بنیا ہووے گا۔  
 ایسے واسطے علامہ اقبال اک گل کیتی اے۔ اساں درود شریف نعتاں پڑھنے آں، ورد، وظیفے  
 کرنے آں مگر اساڈا نہ ظاہر رنگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دا ہوندے ناں باطن رنگ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دا ہوندے  
 فیروی سانوں ضمیر ملامت نہیں کردا، پر قلندر لاہوری علامہ محمد اقبال فرماؤندے نیں  
 چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود از خجالت آب مے گرد و وجود  
 اقبال فرماؤندے نیں جدوں میں کملی والے تے درود پڑھناواں میرا جسم شرمندگی دے نال  
 پانی پانی ہو جاندا  
 کیوں اکھے

عشق مے گوئد کہ اے محکومِ غیر سیننہ تو از بتاں مانند دیر  
 اندروں عشق آواز دیندے اوئے اقبال تیرا تے سینہ مندر بنیاں پئے۔ اینہاں دنیا دے بتاں  
 دے نال تینوں کی ملے گا۔ اوہ جینویں اقبال فرماؤندے نیں ناں  
 جو میں سر بسجده ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں  
 قربان جانواں توجہ فرما اقبال فرماؤندے نیں عشق کہندا اے اوہ جھلیا پہلاں اپنا ظاہر، باطن  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دے رنگ و بچہ رنگ دے مُراک واراں جو درود پڑھیں گا، سجدہ کریں گاناں  
 اووی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی بارگاہ و بچہ قبول ہو جاوے گا۔ پہلاں رنگ محمدی تے چڑھا۔  
 رنگ۔۔۔؟ محمدی چڑھا

(بچوں کے شرارتیں کرنے پر مفکرِ اسلام صاحبِ دامِ ظلّہ کی تعریض اسکوئی تعلیم پر)  
 کوئی نیں کوئی نیں رہن دیوا یہہ و نسونیاں جنساں دنیا و بچہ ہے نیں، ہانچی خالی اے کله  
 نیں، اے دنیا اے۔ ایس سر زمین دے اُتے کیکروی ہوندے نیں، گلاب دے پھل وی

ہوندے نیس کوئی کنڈے لاندے نیس کوئی کجھ کوئی کجھ، کوئی دھتورے  
ہاں دھتورا جنس (انگریزی اثر رکھنے والے) جیہڑی اے ناں اوند اگم اے شتو نگڑیاں وانگوں  
ٹاں ٹاں، مٹاں

تے جیہڑا بندہ اللہ نے بنایا ہووے ناں گلاب دے پھول ورگا اوندے نال بیٹھو گے تے چنگی  
خوشبو آونی شروع ہو جاوے گی۔

ذرا آکھو چا سبحان اللہ

اے کوئی سے (بے شمار) جنساں نے ساڈے ملک ویچے

کئی آخر اوہ فلماں والے جیہڑے نیس۔ اوہ جھوٹ والے بلی تینوں پتے ناں جہاں نے دنیا  
دی محبت دے پیچھے اپنا ایمان اتیج و پچیا ہوندے اوہ جینویں اونہوں آندے جان اونویں کردا  
جاندا اے،

اونہوں آکھن ایس بڈھی نوں ماں بنا لے اوہ آندا اے ٹھیک اے، اگلی فلم ایچہ دھی بنا لے اوہ  
آندا اے ٹھیک اے، اگلی فلم ایچہ اونوں دوہٹی بنا لے اوہ آہندے ٹھیک اے، اوہ دوں اگلی ویچے  
معشوقہ بنا لے اوہ آہندے ٹھیک اے۔ لکھ لعنت اے؛

ایمان نال دس جہوں ماں آکھئے؛ مُر معشوقہ بنی کھڑی اے۔

میری گل نیں سمجھے حالے۔۔۔۔

تے جدوں تیرے میرے سامنے ایہو جئے منظر رہنے نیں مُر ساڈے ویچے کوئی شرم حیا رہنی اے؟  
تے فیر ہر شے جھوٹ

مولوی اک جھوٹ بول بیٹھے ناں۔ تے آندے نیں مولوی مسجد ویچے نہیں رہ سکدا کیوں ایندے

پیچھے نماز ہوندی نیں۔ ایہہ جھوٹا مولوی اے، کل جھوٹ بولیا سو

تے جھوٹاں دا ڈبہ (ٹیلیویشن، ریڈیو، آلات موسیقی) وی (پیس) ہزار دا خرید کر کے گھر ویچے



لے آنداسو۔

فلم تے ڈرامہ آندے کینوں نیں؟ ڈرامے دا مطلب کی ہوندے؟ جھوٹ نوں تے آندے نیں آندے نیں فلانا بڑا ڈرامے باز اے۔ مکاری نال جھوٹ بولن والے نوں ڈرامے باز آندے نیں کہ نیں آندے۔؟ معلوم ہو یا ایندا (فلم، ڈرامے) مطلب ای جھوٹ اے۔ اور واقعی اوندے ویچہ خون بناوٹی، اینویں ای جناب گولیاں چلان گے، تے بندے باہر پئے روون گے ہائے اوئے سلطان راہی نے تے تباہی پھیر دیتی اے۔

اوئے نامرادا؛ منہ کالا ملی کھڑیں۔ کسے تباہی نیں پھیری، اوند خون بناوٹی، اوندی کلاشن کوف بناوٹی۔ جیہڑی قوم جھلی نقلان تے تصویراں دے اتے پاگل ہوئی کھڑی اے، اتہہ کیوں محمد عربی ﷺ توں منہ نہیں موڑنا

میںوں قسم اے وحدہ لا شریک دی؛؛ جیس قوم نال وحدہ لا شریک مولی خیر دا ارادہ فرماوے دونواں جہاناں ویچہ رحمۃ فرماوے اوہنوں سچ نال پیار ہو جاندا محمد عربی سرکار ﷺ دا وہ حیدر ہو جاندا۔

میںوں اک مسئلہ پوچھدے مولوی جی ایہہ دسو جیہڑا مولوی جھوٹ بولے اودے پیچھے نماز ہو جاندا اے؟

میں آکھیا جناب عالی جے لین ہی جھوٹیاں دی لگی ہووے تے فیر ہو جاندا اے جھوٹیاں دے امام جھوٹے ہونے نیں سچیاں دے امام سچے ہونے نیں۔ حیا کرو گل نیں سمجھے۔۔۔؟

تے میں آکھیا جی جے پیچھوں ہون جھوٹے تے امام سچا ہووے تاں وی نیں کھلوسکدے۔ جینویں امام مسلم جماعت کرائی سی پچھلے جھوٹے سن۔ کیا کھلوتے سن؟ کوئی اوہ پیا جاندا ای، کوئی ایدھر کوئی اودھر۔ معلوم ہو یا سچیاں دے امام سچے ہوندے نیں۔



اصل گل ول آ ایوی تے سارے گم جھوٹ دنیا دی محبت ہی کراندی اے ناں۔ اینھوں ای  
کڈھن اندروں اور دل صاف کرن واسطے رمضان شریف آؤندے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ  
فرماؤندے

یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اللہ تعالیٰ فرماؤندے اے ایمان والیو تو اوڈے تے روزے فرض کیتے نیں جینویں تو اوڈے توں  
تکچھلیاں تے کیتے سن

کاہدے لئی یا مولیٰ؟

فرمایا لعلکم تتقون

ایس واسطے کیتے جے تاکہ تساں پرہیزگاری اپنالوو

یا مولیٰ روزے دا پرہیزگاری نال کی تعلق اے، بزرگ فرماؤندے نیں جدوں ایہہ ڈیڈھ (پیٹ)

رچدا اے اوس ویلے بندے دا نفس (برائی دا ارادہ) بھٹکھا ہو جاندا اے۔ گناہواں دی بھٹکھ

اینوں لگ جاندا اے۔ ایہہ فیر منہ ماردا اے ہر پاسے۔ تے جدوں ایہہ ڈیڈھ بھٹکھا ہووے

اودوں ایہہ بدن رچیا ہوند اے گناہواں توں۔ فیر ایہہ؟؛ کسے پاسے منہ نیں ماردا۔ خدا دی قسم

کر کے آکھناں تائیوں ای تے اللہ تعالیٰ دے پیارے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں

نیں اپنے نفس نوں ستھرا کیتا اے کئی کئی سال اونہاں لوگاں نے جنگلاں ویچہ رہ کے تے بھٹکھ

برداشت کیتی اے، پیاس برداشت کیتی اے، کیونکہ ایہہ نفس بے ایمان کسے خنجر تے چھری نال

نیں مرد ایہہ مردے تے بھٹکھ دے خنجر نال مردے، پیاس دی چھری نال مردے، اینہوں

اونیندرا (بے خوابی، جگر اتا) دینا پیندے۔ جہاں اینہوں بے چین مولیٰ دی خاطر رکھیا جاوے

اونہاں اے ستھرا ہوند اے تے مردا جاندا اے۔ جہاں اینہوں سکون دیتا جاویگا، تے قرار دیتا

جاویگا، اونہاں ایہہ فرعون بندا جاویگا تے بندیاں دا براسو چے گا۔ انساناں دا گلا کٹن دا سوچے گا

- جناب والی ایہہ حیوان بن کے تے رب سوہنے نوں بھلا دئے گا مینوں وحدہ لا شریک دی قسم  
اے ایسے واسطے کملی والے حبیب ﷺ جنہیں وی فقیر تے درویش ہوئے نیں، جنہیں  
وی کامل مؤمن ہوئے نیں جنہاں خدائی انوں انسانیت دے درس سکھا چھڈے نیں اونہاں نے  
ای سکھائے نیں جنہاں نے اپنے ڈیڈھ نوں خالی رکھیا اے۔ اونہاں کملی والے محبوب ﷺ دی  
شریعت تے پہلاں اپنے آپ نوں چلا کے ایس نفس نوں ماریا اے۔ ایس بھڑے نوں ماریا  
اے۔

ایںوں بھکھ تے اونیندراں دے کے ماریا اے جنہاں لوگاں نیں اوہ خدائی نوں فیض دین  
دے قابل ہوئے نیں۔ خدای قسم تاں جا کے اوہ لوگاں نوں سکون دیندے نیں جیہڑے پہلاں  
آپ بے سکون رہندے نیں۔

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قربان جانواں جنہاں دے دورِ خلافت دی  
مثال بنی اے

روایتاں دے اندر آؤندے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ وقت سن، بادشاہ  
جدوں بنے لوگاں دیاں بکریاں تے بگھیاڑا کٹھے چردے پھر دے ہوندے سن۔ بگھیاڑ منہ نیں  
سی مار سکدا ہوندا بکری نوں اک دیاڑ (دن) ہو یا، بکریاں دے چرواہیاں نے ویکھیا بگھیاڑ  
بکری نوں سنگوں (حلق توں) پھڑ لیا اے اونہاں آکھیا لگدے آج عمر بن عبدالعزیز دا وصال  
ہو گئے، حضرت عمر دا دوتا فوت ہو گیا اے جے اوہ جیوندا ہوندا تے اتنہیں بکری نوں منہ نیں  
سی مارناں۔ پتہ کیتا تے معلوم ہونیا کہ واقعی آج حضرت عمر بن عبدالعزیز وصال فرما گئے نیں۔  
واقعی خدای قسم کر کے آکھناں ایہہ جانور وی پہچاندے جے۔ ہاں جیہڑا رب سوہنے نوں پہچانے  
ناں جانور اونہوں پہچاندے نیں۔

تاں کر کے حدیث پاک ویچہ آؤندے: من خوف اللہ خوف اللہ کل شی منہ کملی والے فرماؤندے



نہیں جیہڑا رب سوہنے توں ڈر جان دے ناں رب سوہنا ہر شے نوں اوندے توں ڈر دیندا اے  
مفہوم مخالف: تے جیہڑا رب توں ناں ڈرے دنیا دی ہر شے توں رب اوندے توں ڈر دیندا اے  
ایہہ میں تو انوں موٹی جیئی گل سمجھاناں سخی سرور ہوئے نیں ڈیرہ غازی خان دے علاقے ویچے  
آپ سرکار دی زندہ کرامت اے

کونجاں جان دیاں ہوون ناں تے تھلے کھلو کے کہہ دیو کہ کونجاں نی کونجاں سخی سرور پیر دے  
ناں دا پھیر اپائی جاؤ۔ اوہ او تھے ای طواف (چکر لگانا) شروع کر دیندیاں نیں  
ہون آزما کے دیکھ لے۔ میں تے ہزاراں واراں آزما یے اک واراں نیں۔ اسی دریا دے  
کنڈھے تے رہن والے لوگ آں۔ اساں اینویں دل بہلان واسطے آکھناں؛  
کونجاں نیں کونجاں پیر سرور سخی دے ناں دا پھیر اپائی جاؤ،  
خدا دی قسم کر کے آکھناں کہ اونہاں او تھے ای طواف کرن لگ پیناں، جیناں چیرا ساں چپ  
ناں ہوناں، اونہاں او تھوں اگاں ناں جانا۔

جانور کیوں پہچانی کھڑا اے۔ ایس واسطے کہ اے رب نوں پہچانی کھڑے۔ پہچان والی شے  
نوں پہچانی کھڑے۔ جیہدی پہچان رکھنی سی اصل اوہنوں جو پہچان لیا سو۔ تے خدا آندے  
چل فیر پہچانو ہون میرے ایس بندے نوں۔

ایہوئی تے مطلب اے فا ذکر وئی اذ کر کم دا بیلدا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن نوں فیصلے کر دیاں رہنارات آؤنی اوہ دن والے  
کپڑے لہا کے رکھ دینے اک بکریاں بھیداں دے والاں دا جُہ رکھیا ہو یا سی اوس جُہے نوں پا  
لینے گل دے اندر سنگل پالینے آکھناں مولائے کریم مجرم تیرے بارگاہ ویچے آ گیا ای

ایہنوں معاف کر دے۔ پہلا مجدد حضور دی امت ویچے عمر بن عبدالعزیز ہوئے

قربان جانواں خدا دے بندیاں جہاں وی صحابہ کرام دی زندگی، تابعین دی زندگی، تبع تابعین



دی زندگی، ولیاں دی زندگی و مطالعہ کیتا اے مینوں ایہوئی نظر آئیے کہ کدی روند اے  
 پیا، کدی اتھر و پیا و گاند اے، کدی سجدے و پچھہ پیا اے، ہر ویلے ڈردا بھر دا اے۔ مگر آج اساں  
 ویکھنے آں ہر کوئی آندے میں جنتی آں، میں بخشیاواں ایہہ ساریاں گلاں جیہڑیاں ایسج دیاں نے  
 ایہہ کافراں دیاں گلاں نیں

حضور دے آون توں پہلاں کئی کافراں طرح دے گزرے نے جیہڑے آندے سن اساں اللہ  
 تعالیٰ دے دوست آں، اساں نبیاں دیاں اولاداں واں، سانوں کی ہونے اساں بخشے بخشائے  
 آں

اونہاں (کافراں) دے طریقے تے اسی چل پئے آں  
 مینوں کملی والے دے صحابہ و اطریقہ اکوای نظر آیا اے کہ او بیلو ہمیشہ مولیٰ سوہنے توں  
 ڈردے ای رہیا جے

جیس قوم برباد ہونا ہووے ناں؛ اوہ سمجھدی اے اسی جنتی آں۔ جیہدے تے رب رحمت فرمائی  
 ہووے اوہ ہمیشہ رب توں ڈردے ای رہندے نیں۔ کہ کی پتہ جہنم جانے آں کہ جنت جانے  
 آں؟

یاد رکھنا میری گل کردے وی سارا کچھ نے (نیک اعمال)  
 اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ورگے؛ کوئی گل اے کرن والی کہ اوس مائی دے لعل کولوں  
 دی کوئی نیکی رہی ہونی اے۔ آپ دے بارے صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی۔ مصنف بہار  
 شریعت دے۔ آپ فرماؤندے نیں اعلیٰ حضرت کول چالیس سال رہیاواں کدی دنیا دا ذکر نہیں  
 چھڑیا اللہ اللہ ہمیشہ عشق و دین مصطفیٰ ﷺ دیاں گلاں ہوندیاں رہندیاں سن۔

میں اک دن بس ویچھہ ٹیکسلے جا رہا ساں تقریر کرن واسطے تے نال باؤ قسم دے بندے بیٹھے سن  
 کہن لگے مولوی صاحب دنیا مسلمان نوں چھڈن دا حکم تے نیں۔ میں آکھیا جی مسلمان دے

دنیا چھڈن داسی معنی نیں سمجھدے۔ اسلام آکھدے تین چیزاں دا خیال رکھو

(۱) پہلی شے ایوے اسلام آندے مسلماناں دنیا ہتھ ویچہ رہوے دل ویچہ نان آوے (۲) دوسرا  
نا جائز طریقے نال کماؤناں لعنت اے (۳) تیسرا نا جائز گم تے لاؤنا (خرچ کرنا) لعنت اے  
نال اک بیٹھاسی آندے جی گل تے اوتھے ای آگی اے ناں؛ کیونکہ نا جائز طریقے نال جدوں  
نیں کماؤنی مُرگزارے والی ہونی اے ناں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی جیہڑے سارا کجھ کر گئے نیں دنیا تے۔ جہاندے عشق رسالت  
دیاں مثالاں دنیا ویچہ پیاں ملدیاں نیں اوہ اعلیٰ حضرت فرماؤندے نیں

کریم اپنے کرم کا صدقہ لیم بے شرم کو نہ شرما

تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اللہ تعالیٰ دی بارگاہ ویچہ عرض کردے نیں میں کمینے نوں۔ اللہ اکبر کبیرا؛ اپنے آپ نوں کمینہ  
پے فرماؤندے نیں۔ عاجزی پے کردے نیں۔ عرض کردے نیں میں کمینے نوں ناں شرماویں  
توں میرے کولوں حساب نہ لوں کہ میں رضاوی کے گنتی ویچہ ہے واں؟

حساب آندے نیں گنتی نوں یا مولیٰ میں تے کے گنتی ویچہ ای کوئی نیں جیہڑے سارا کجھ کر گئے  
نیں جہاں دا دنیا توں رحلت دے

وقت استقبال محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماون

غازی علم دین شہید نوں ویکھ لو سوہنے دے نام توں دنیا دی محبت کڈھی سو ناں تے سوہنے دی  
جو محبت پائی سو دل ویچہ تے چھال موت دے گھر چاماری سو۔ کیونکہ فاسق اساڈے ورگے  
موت توں ڈردے نیں کتھے موت نوں گل لاندے نیں۔ فاسقاں دے کول موت آپ آؤندی

اے۔

عاشقانِ داکم ہوندے کہ خود موت دے گل پے جاندے نیں کہ آجانی فیر آجا سرکار دے نام تے

مقتل کی طرف اب چلتے ہیں اے موت تیرے لب چوم کے ہم  
 لے جام شہادت پیتے ہیں ساقی کی ادا پہ جھوم کے ہم  
 جدوں واری آؤندی اے؛؛ اوہ آندے نیں کجھ وی نیں کیتا سرکار استقبال واسطے کھلوتے  
 ہوندے نیں

تے اساں جو منہ کالا ساری زندگی ملیا ہوندے اساں آکھنے آں بخشے بخشائے آں جنت ساڈی  
 پکی اے۔

تے جہنم جانے تے مولویاں نے جانے۔

آندے نیں مولوی جی جہنم جانے تے تساں کیونکہ تساں جانن والے ہو۔ اساں تے مُرد جاہل  
 ہوئے۔ اساں کتھے جانے جہنم۔

میں آکھیا لے بھی ایہہ تے جنت جان داسو کھا (آسان) طریقے کہ جاہل رہو  
 کی رہو۔۔۔؟ جاہل۔

جاہل رہو تے جو مرضی آؤند اے کر گزرو۔ جسے منہ کالے مل سکدے اولو۔ تے مل کے سیدھا  
 جنت جاؤ۔ میں آکھیا واہ جی واہ مینوں تے سوالگھ نبیاں و پچوں اینج دا کوئی نبی نیں دسدا جیہڑا اینج  
 آکھے کہ جاہل رہو تے جنت ملے گی

تے ہون کوئی نواں نبی گھڑو (بناؤ) جیہڑا آکھے لو بھی بیلو جیہڑے مرضی منہ کالے ملو۔ بس جاہل  
 رہنے تے سیدھی جنت ہے۔

ناں۔۔۔ سوالگھ نبی اکو ای تعلیم دیندے نیں  
 اللہ تعالیٰ فرماؤندے

وما أرسلنا من رسول الا ليطاع باذن اللہ

اللہ تعالیٰ فرماؤندے میں جسے وی نبی، رسول بھیجے نیں اونہاں دا مقصد صرف ایہہ سی تا کہ اللہ تعالیٰ



دے اذن (حکم) دے مطابق اونہاندی گل منی جاوے، اونہاندا حکم منیا جاوے، اونہاں دی تابعداری کیتی جاوے

رب آندے میں تے رسول بھیجے ایسے واسطے میں میرا تے مقصد ایہوای اے (اطاعت) ایہہ ہور مقصدتساں اپنی طرفوں گھڑے ہوون گے

کہ ناں تے میں رسول بھیجے نہیں ایسواسطے کہ سیدھا تہاں منہ کالا ملی کھڑے ہووون گے تے رسول تو انوں فیروی جنت لے جان گے۔ ایہہ تو اڈامن گھڑت مقصد اے اللہ تعالیٰ فرماؤندے میں رسول بھیجے ہی ایسے واسطے نہیں جینویں آکھن اونج چلو گے تے جنت تو اڈی ہو جاوے گی۔

ایہہ جنیاں گلاں میں کیتیاں نہیں اے روشہ رکھن دی تینوں تیاری کرائی اے۔ ہون روزہ رکھن دل آوناواں

بیلیا ایہہ جیہڑا اسی روزہ رکھنے آں تے رکھاں گے ایس دے شرائط تے حکمتاں بڑیاں نہیں ہر شرعی حکم دے شرطوں تے آداب نبی پاک دی شریعت نے واضح کر دیتے نہیں لیکن سانوں سمجھ ناں ہووے تے مُڑ ہور گل اے۔ شرائط کجھ سمجھا گیاواں۔ ایہہ سرکار داروزہ مبارک ایہدی حکمت ایہوای اے

تزکیہ نفس: بھگھ دی وجہ نال بندے دافنس کمزور ہووے تے فیر بندہ گناہواں توں بچے تے ایس دے اندر ہوروی حکمتاں سے (کی زیادہ) نہیں

کہ جے توں رمضان دے مہینے ویچہ اک وقت دی نیں کھانے تے گزارا کر لینے ناں تے مُڑ امیر ایہوای گزارا ای سیکھ لے تے سال پورا اوپچوں بچا کے تے اللہ دے غریب بندیاں نوں دیا کر

مہینہ گزارا ہو جاندا تے باقی پورا سال نیں ہو سکدا۔ گل سمجھنا ذرا

ہوں ایہدے واسطے شرطوں کی نہیں  
موٹی جی شرطوں

عام روزہ تہاں، اسان سمجھنے آں صرف ڈھیڈھ خالی ہونا ای روزہ اے۔ ناں ناں

کھانے، پینے، تے صحبت توں بچنے تے فیر روزہ اے

تیناں چیزاں توں بچن ناں روزہ بند ایس

پر ایندے واسطے شرطوں اگوں ایہہ نے کہ حرام کام شریعت دے بے حیائی، غیبت، گلہ اینہاں

ساریاں توں بچے تے فیر روزہ ہے جیس دا اجرا وہوے کہ انا اجزی بہ

رب سوہنا فرماؤندے میں خود بدلہ دیاں گا۔ فرشتیاں نوں نہیں آکھنا تہاں دیو۔ میں خود جزا

دیاں گا اوس بندے نوں۔

تے جیہڑا بندہ روزہ رکھدے پر بے حیائی دے سکرین وی ویکھدے، تے جناب دگر بگڑوی کری

آؤندے، رگڑ بگڑوی کری آؤندے، سٹی آؤندے تے کھائی آؤندے جو آؤندے۔ نہیں

ویکھدا غریب دامال۔ نہیں ویکھدا حلال تے۔ نہیں ویکھدا حرام۔ ایہو جیا بندہ جیہڑا نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم دی شریعت دے حرام کیتے کماں توں نہیں بچدا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود فرماؤندے نیں

؟ ایس بندے نوں بھکھ پیاس توں سوا لکھ نہیں ملنا۔ قیامت نوں اجر رب سوہنے دی بارگاہ

ویچوں اینہوں نہیں ملنا۔

ایک حدیث پاک دا مطلب سمجھا دینا

سوہنے محبوب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم شام دا وقت ہو یا دوپہیاں نے روزہ رکھیا ہو یا سی تے اپنی بھکھ

پیاس اونہاں نوں لگی کہ وٹ پیاں کھان

حضور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی بارگاہ ویچہ بندہ گھلیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیو

سانوں۔ افطار دا وقت ہو گئے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونہاں رکھیا ای نہیں، اونہاں نوں روزہ کدوں اے؟

اونہاں نوں روزہ کدوں اے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونہاں نے تے رکھے

فرمایا حلال تے رکھیا سی حرام تے کھولے

حضور کینویں۔ فرمایا اینویں بہہ گئیاں نیں تے جو گلے (چغلیاں) سن ناں اوہ کری لکیاں آئیاں  
نیں

نیں فلانی ایچ، نیں فلانی بڑی نامراداے، فلانی بڑی اونتری آ، اوندے گلے، گوانڈنیاں،

آنڈنیاں دے کر کر کے تے فرمایا اونہاں اپنیاں بہناں دے کھا دے نیں گوشت۔ حضور صلی اللہ

علیک وسلم گوشت کھا لیا نیں۔ فرمایا ہاں اونہاں نوں جا کے آکھو کہ اُلٹی کرن۔ اُلٹی کیتی تے کالا

گوشت اینہاں (کافی مقدار) نکل آیا منہ ویچوں۔ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایہہ گوشت

کھا دانیں اپنیاں بہناں دا۔

بیلیا ایہہ روزے دیاں شرطیں نیں کہ حرام توں بچ

گل سمجھنا ذرا؛؛ حلال توں بچ کے تے روزہ بنیا کھڑے

روٹی کی اے؟ حلال اے کہ حرام اے؟ حلال

پانی۔۔۔؟ حلال

حلال تے چھڈی کھڑے آں۔ تے حرام نیں پئے چھڈ دے۔

میںوں پئی حیرت آؤندی اے کہ رب وحدہ لا شریک مولی دے اک حکم دے پیچھے کہ روزہ رکھو

بھئی۔ روزہ رکھیا۔ حلال چھڈ دیتا۔ رب سونے دے آکھن تے۔

تے اوہی رب پیا آندے حرام چھڈ؛؛ تے اوہ نہیں چھڈ دے پئے

ایہہ روزہ کیسا عجیب اے یا ایہہ حکم کینویں منی کھڑے آں



ایہو جے روزے رکھن والے بندے نوں قیامت وائے دن روزے ناں رکھن دے اتے پھڑیا تے نہیں جانا۔ لیکن ثواب نہیں لبھنا۔ ثواب او سے بندے نوں وے، اجرا او سے بندے نوں وے جنت او سے بندے نوں وے، جزاء او سے بندے نوں وے جیہڑا بندہ نبی پاک سرکار ﷺ دے دے ہوئے حکماں تے چلے تے حرام کماں توں بچے۔ فیروزہ رکھے۔

ایہہ ناں؛؛ بھئی ایدھروں روزہ رکھی کھڑے نال سویرے حمام ویچھوڑیا جان دے کی اے جی ذرا کروڑھ کے منیں (شیو کریں) تاکہ صفائی ہو جائے۔ ایہہ صفائی تیرے ایمان دی اے تیرے منہ دی نہیں۔

صدقے جانواں ایس صفائی توں (افسوس) حضور ﷺ دی سنت موٹھھی پئی جان دی اے (شیو) تے ایہہ سمجھی کھڑے آں اساں کہ منہ دی صفائی پئی ہون دی اے۔ ایہہ ایمان دی صفائی اے بیلایا منہ دی نہیں

صفائی ہے سی تے حضرت صدیق اکبر دے منہ مبارک تے سی میں سمجھناں اوہ منہ کوڑے کرکٹ نالوں وی بھٹڑے جیہڑا ایہہ سمجھے کہ میں داڑھی من کے تے صفائی پیا کرناں

(پرچی) جو لوگ صبح روزہ رکھتے ہیں پھر وہ روزہ کھولنے کے بعد فلمیں، ڈرامے، گانے سنتے دیکھتے اور گاتے ناچتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟  
(جواب) اوہی تے دس ڈنیاں کہ بھکھے مرن ڈئے نیں

آویکھیں ناں تیرے سامنے جو حدیث پاک سرکار اقدس ﷺ دی۔ ایک نہیں میں کئی سنا سکنا  
واں پر تیرے سامنے ایک سنادیناں واں  
میرے کملی والے سرکار ﷺ نیں فرمایا

إذالم يدع الصائم قول الزور والعمل به والجهل فليس لله حاجة أن يدع طعاما وشرابه

فرمایا جدوں روزیدار بندہ جھوٹی گل نہ چھڈے جھوٹ تے عمل نہ چھڈے، جہالت نہ چھڈے  
فرمایا اوس دے روزے دی اللدنوں کوئی لوڑ نہیں۔ دوسری حدیث: فرمایا رب قائم حظوا من القیام  
السحر ورب صائم حظوا من الصیام الجوع والعطش

فرمایا کئی رات نوں کھڑے ہو کے عبادت کرن والیاں نوں سوائے جاگن توں کچھ نہیں لبھدا  
اور کئی روزے دار ایسے ہوندے نیں جنہاں نوں روزے توں سوائے بھکھ پیاس توں کچھ نہیں  
لبھدا

جناب والی ایہہ اوہی بندے نیں جیہڑے چھڈ دے نیں برائی، رب سوہنے دے حرام کہتے  
گماں نوں ویکھی جان دے نیں پئے، کری جان دے نیں پئے، ایہو جئے بندے خدا دی قسم کر کے  
آنہاں رات نوں جاگن تے خدا دی بارگاہ و پچہ اوہ سٹے ای ہوندے نیں۔ جاگدے  
نہیں شمار ہوندے۔ اوہ میرے نبی دی شریعت تے عمل کرن والا رات نوں سوں وی جاوے  
مولی اوہدی فیروی عبادت لکھ دار ہندا اے۔ کیونکہ

اک جاگن پر جاگ ناں جانن اوتے جاگ دیاں ای ستے ہو  
اک ستیاں جاو اصل ہوئے اک جاگ دیاں ای مٹھے ہو  
کی ہو یا جے گھگھو بولے جیہڑا الیندے ای صاع او پٹھے ہو  
واہ نصیب تنہاں دے باہو جنہاں کھوہ پریم دے جتے ہو

پرا ایہہ گل بیلیا جیہڑی میں کرناں پیا ایہہ انہوں ای سمجھ آوے گی جنہوں قبر یاداے  
ہاں۔ جنہوں قبر دا کوٹھایا داے ناں

ایمان نال جیہڑی ساریاں جیلاں نالوں سخت جیل ہونی اے

کسے جیل توں ناں ڈر۔ ڈرناں ای تے اوس جیل توں ڈر جنہوں کوئی موری مولی سوہنے نے  
نہیں رکھی۔

کیوں بھئی بیلو رج گئے جے تے چھڈ دیاں؟

اچھا اچھا لنگر ٹھنڈا ہو ریے ٹھیک اے۔ دوترے دن رہ گئے نیں روزے رکھن نوں۔ ڈھیڈھ  
(پیٹ) بھر لو فیرا گے بھکھا رہیں۔ ہاں ہونے ای (اب ہی) بھر لو۔ خدا کرے ساڈی ایہہ  
دوزخ بھر ای جاوے۔ آکھو آمین۔ ایہہ بڑا دوزخ اے نامراد۔ ہاں ایہہ جیہدا بھر گینے  
ناں اوہدا بیڑا تر گئے۔ ایہہ بھر جاندے صرف اینہاں ای ایہدے واسطے چاہیدی اے۔  
حضور سرکار ﷺ فرماؤندے نیں

مؤمن اک آندر (آنت) ویچہ بھر دے تے کافر تے (سات) ای بھر دے

کافر تے ای بھر دے

جیہڑے بندے نوں نبی پاک سرکار ﷺ قبردا فکر پے جاندے ناں اوہدا بھر جاندے۔ بس  
ایہہ فکر ہی ہونا چاہیدی۔ تے رمضان دا مقصد ایہو فکر دل ویچہ زندہ کرنا اے۔ دعا کرو اللہ  
کریم صدقہ نبی رحیم اسماں سب نوں رمضان شریف دیاں برکتاں توں مستفید فرمائے  
آمین

تے اے بس اوسدا نہیں بھر دا جنہوں صرف دنیا یاد اے۔ کافراں وانگوں اوہوں نامراد  
نوں کوئی پتہ نہیں کہ مر کے وی جانے کی بننے اوتھے۔ کی حساب کتاب ہونے عذاب  
ہونے۔ معاف ہونے کہ نہیں ہونا۔ سخی سلطان باہو فرماؤندے نیں

جیوندے کی جانن سار مویاں دی اے تاں اوہ جانے جو مردا ہو

قبراں دے ویچہ ان ناں پانی اوتھے خرچ لونیندا ای گھر دا ہو

اک وچھوڑا ماں پیو بھائیاں دو جا عذاب قبراں ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جیہڑا ویچہ حیاتی مردا ہو

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین



## تمت بالخیر

### عید کی خوشی

یہ شالامار میں اک برگ زرد کہتا تھا  
گیا وہ موسم گل جس کا راز دار ہوں میں

نہ پائمال کریں جھکو زائران چمن  
انہیں کی شاخ نشیمن کی یادگار ہوں میں

ذرا سے پتے نے بیتاب کر دیا جھکو  
چمن میں آ کے سراپا غم بہار ہوں میں

خزاں میں جھکور لاتی ہے یاد فصل بہار  
خوشی ہو عید کی کیونکر کہ سو گوار ہوں میں

اجاڑ ہو گئے عہد کہن کے مے خانے  
گذشتہ بادہ پرستوں کی یادگار ہوں میں

پیام عیش و مسرت ہمیں سناتا ہے  
ہلال عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے

(اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

# ادب، غیرت، کفر مخالفیت

مفکر اسلام کے عنقریب شائع ہونے والے موضوعات

صورت و سیرتِ امام حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شہادتِ مولیٰ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شب قدر اور فضیلتِ ذکر

شان و سیرۃ فاطمۃ الزہراء

جنگِ بدر، قربانی کا اصلی مقصد

شہادتِ امام عرشِ مقامِ حضرتِ امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ناشر ادارہ جاوید یہ خدمت الاسلام